جلوسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
میں "ڈی جے" بجانا کیسا ہے؟
تصنیف وتالیف
محمد مقصود عالم فرحت ضیائی
خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر خادم فیفر ازہر دار الافتا والقضا سرپرست اعلی
جماعت رضائے مصطفےٰ ہاسپیٹ وجئے نگر وڈو کمپلی بلاری کرناٹک گنٹکل آندھرا پردیش الہند
JAMAT RAZA-E-MUSTAFA
FOUNDED 1920
MARKAZ-E-AHLE SUNNAT
BAREILLY SHAREEF, U.P. INDIA
جماعت رضائے مصطفےٰ ہاسپیٹ وجئے نگر وڈو کمپلی بلاری
کرناٹک گنٹکل آندھرا پردیش الہند

جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈی جے بجانا جلوس کی توہین ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ جلوس محمدی میں ڈی جے بجانا شرعا کیسا ہے قرآن واحادیث کی روشنی میں اس کا مفصل ومدلل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں عین نوازش ہوگی۔ بینوا وتوجروا عنداللہ۔ المستفتی۔ محمد جعفر صادق رضوی کیشیر فیضان تاج الشریعہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) وڈو، وایکٹیو ممبر جماعت رضائے مصطفیٰ ہاسپیٹ وجے نگر کرناٹک الہند:۔۔۔۔۹ستمبر ۲۰۲۳۔۔۔۔۔

الجــواب :۔ بعون اللہ الملك الوهاب وهو المعين والمستعان : اللهم هداية الحق والصواب :۔ صورت مذکورہ مسئولہ میں ڈی جے بجانا کئی وجہوں سے شرعا ناجائز وحرام ہے۔جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرنا ہر مسلمان پر لازم وواجب ہے کیونکہ اس جلوس کی نسبت رحمت عالم،نور مجسم،تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ پاک سے ہے اس محترم،مکرم،معظم اور عفت مآب جلوس میں ڈی جے بجانا ایک متبرک ومقدس اور پاکیزہ جلوس کی توہین ہے چونکہ ساز،باجے اور موسیقی ایک آلات لہو ولعب یعنی کھیل،کود اور تماشہ بینی کے سامان ہیں جس کا استعمال شرعا ناجائز وحرام ہے پھر ایک ناجائز چیز کا استعمال جلوس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کرنا غیرت ایمانی کے خلاف ہے اور یہ ایک شیطانی عمل بھی ہے فحش گانوں کے لہجے اور اس انداز میں نعت پاک کی تلاوت کرنا اس کے میوزک پہ تھرکنا، ناچنا، اور تماشہ بینی کرنا شرعا ناجائز وحرام ہونے کے ساتھ ساتھ اہل ایمان کے لئے انتہائی بے شرمی وبے حیائی بات ہے اور جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے حرمتی ہے نوجوانان اسلام کو اتنا تو معلوم ہونا چاہئے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے اور موسیقی سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے اور قابل افسوس بات یہ ہے کہ ہمارا نوجوان طبقہ اسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس ولادت میں موسیقی کا استعمال کر رہے ہیں جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالیشان کی کھلی مخالفت ہے اور اپنے اوپر عذاب الٰہی کو کھلی دعوت دے رہے ہیں۔نعوذ باللہ تعالیٰ من ذلک: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:''ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا اولئك لهم عذاب مهين (لقمان:٦)''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں،تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں اور انہیں ہنسی مذاق بنالیں،ایسے ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔''اس آیت میں ''لہو الحدیث'' (کھیل کی باتوں) سے مراد گانا گانے کے آلات ہیں۔کئی صحابہ کرام،تابعین عظام اور مفسرین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:''قال رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم: إن الله تعالى حرم القينة وبيعها وثمنها وتعليمها والاستماع إليها ثم قرا :ومن الناس من يشترى لهو الحديث(السنن الكبرى ج٦/ ١٤/ كنز العمال ج ٤/ ٣٩)

۔''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے گانے والی (عورت اور آلات) کو، اس کے بیچنے کو، اس کی قیمت کو، اُسے گانا سکھانے کو اور اس کا گانا سننے کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ومن الناس من يشترى لهو الحديث ۔'' پہلے زمانے میں گانا صرف انسان اپنی زبان سے گاتا تھا اور آج گانے کو مختلف چیزوں (مثلاً کیسٹ، سی ڈی، موبائل وغیرہ تمام الیکٹرونک آلات) میں ریکارڈ کر لیا جاتا ہے۔ جن چیزوں میں گانا ریکارڈ کر لیا جائے، وہ بھی اس حکم میں داخل ہیں، ان کی خرید وفروخت اور ان سے گانا سننا گناہ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ لقمان کی مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: '' و الغناء والذى لااله الا هو ۔ ''(مصنف ابن ابی شیبہ ج ٦/ ٣٠٩) ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اس آیت (میں لہوالحدیث) سے مراد گانا بجانا ہے۔ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: هو الغناء ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲/ ۳۱۰) یعنی وہ گانا بجانا ہے:۔'' حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت مجاہد اور حضرت عکرمہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مذکورہ آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔ ا:... حضرت عبدالرحمٰن ابن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ليكونن من امتى اقوام يستحلون الحر و الحريروالخمروالمعازف۔''(صحیح بخاری ج ۲/ ۸۳۷/ کتاب الاشربہ) ''یقیناً میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے، جیسے: آرٹ، کلچر، ثقافت وغیرہ کہہ کر) حلال کر لیں گے۔'' جو لوگ نعوذ باللہ موسیقی کو روح کی غذا قرار دیتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے نام پر اس کو کار خیر سمجھ کر اختیار کرتے ہیں، وہ بھی اس حدیث کی مذکورہ وعید میں داخل ہیں۔ ۲:... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''يمسخ قوم من امتى فى آخر الزمان قردة وخنازير، قيل: يا رسول الله! ويشهدون ان لا إله إلا الله وانك رسول الله ويصومون؟ قال: نعم، قيل: فما بالهم يا رسول الله؟ قال: يتخذون المعازف والقينات والدفوف ويشربون الاشربة فباتوا على شربهم ولهوهم، فاصبحوا قد مسخوا قردة وخنازير۔ ''(حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی ج ۳/ ۱۱۹/ اتحاف الخیرۃ المہرۃ للبوصیری ج ۸/ ۹۲/ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاہی/ ۸) ''آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگوں کو بندر اور خنزیر کی شکل سے مسخ کر دیا جائے گا، کہا گیا کہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ

لوگ اللہ کی توحیداور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دیں گےاور روزے رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جی ہاں! عرض کیا گیا کہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے کیا اعمال ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وہ گانا گانے کے آلات اختیار کریں گے اور گانے والی (عورتیں اور چیزیں) رکھیں گے اور ڈھول اور دف رکھیں گے اور شرابیں پیئیں گے، پھر وہ شراب پی کر اور لہو ولعب کی حالت میں رات گزاریں گے، پھر اس حال میں صبح کریں گے کہ ان کو بندر اور خنزیر کی شکلوں میں مسخ کر دیا گیا ہوگا۔'' اے میرے نوجوان اسلامی بھائیو ذرا سوچیں کہ کہیں آپ رب قدیر کی پکڑ میں آ کر بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ نہ کر دیئے جائیں کیونکہ آپ جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈی جے بجا کر ایک حرام کام کے ذریعے اس مقدس جلوس کی توہین کر رہے ہیں جو ایک شیطانی عمل ہے۔اس حدیث سے تمام آلات موسیقی کا حرام ہونا بھی ظاہر ہوا۔۳:... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''نهيت عن صوتين احمقين فاجرين، صوت عند نغمة لهو ولعب ومزامير الشيطان وصوت عند مصيبة لطم وجوه وشق جيوب۔'' (ترمذی شریف باب ماجاء فی الرخصۃ فی البکاء علی المیت)''میں نے دو احمق اور فاجر (گناہ والی) آوازوں سے منع کیا ہے: ایک نغمہ کے وقت لہو ولعب اور شیطانی بانسریوں سے، اور مصیبت کے وقت آواز سے، اپنے چہرے کو پیٹنے اور اپنے کپڑے پھاڑنے سے۔''

۴:... حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے:''إن ابن عمر سمع صوت زمارة راع فوضع اصبعيه فی اذ نيه وعدل راحلته عن الطريق وہو يقول يانافع اتسمع؟ فاقول: نعم فيمضی حتٰی قلت: لا، فوضع يديه واعاد راحلته إلى الطريق وقال: رايت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وسمع صوت زمارة راع فصنع مثل ہذا۔ ''(ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد بن حنبل:۵۳۵۴)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھ لیا اور اپنی سواری کو راستے سے ہٹالیا (آواز سے دور ہونے کی غرض سے راستے سے ہٹ کر چلتے رہے) اور یہ کہتے رہے کہ اے نافع! کیا آپ کو آواز آرہی ہے؟ میں نے کہا کہ: جی ہاں! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عمل برابر جاری رکھا، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اب آواز نہیں آرہی تو آپ نے اپنے ہاتھ ہٹائے اور اپنی سواری کو راستے پر واپس لے آئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سننے کے وقت اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔'' غور فرمائیں! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو ایک بانسری کی آواز آنے پر بھی کان بند فرمالیا کرتے تھے۔آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہو کر آپ صلی اللہ علیہ

وسلم ہی کے جلوس میلا دالنبی صلی علیہ وسلم کے موقع پر موسیقی کے آلات اور ڈی جے استعمال کرتے ہیں شرم آنی چاہئے۔
۵:... حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''إن ربی حرم علی الخمر والمیسر والکوبة والقین والکوبة الطبل۔ ''(سنن کبریٰ بیہقی:۲۰۹۹۴)'' بے شک میرے رب نے میرے اوپر شراب، جوئے، کوبہ اور گانا گانے کو حرام کیا ہے اور کوبہ سے مراد طبلہ ہے۔'' ٦:... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہ واقعہ مروی ہے: ''إذ دخل علیها بجاریة وعلیها جلاجل یصوتن فقالت: لا تد خلنها علی إلا ان تقطعوا جلاجلها وقالت: سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول: لا تدخل الملائکة بیتا فیه جرس۔ (سنن ابی داود: رقم الحدیث ۴۲۳۱)'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک بچی لائی گئی، جو آواز والے گھنگھر و پہنی ہوئی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ: اسے میرے پاس نہ لاؤ، جب تک کہ اس کے گھنگھر و نہ کاٹ دو۔ پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں گھنٹی ہو۔'' ۷:... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''الدف حرام والمعازف حرام والکوبة حرام والمزمار حرام۔ ''(السنن الکبریٰ للبیہقی:۲۱۰۰۰) ''دف حرام ہے اور گانا گانے کے آلات (موسیقی) حرام ہیں اور طبلہ حرام ہے اور بانسری حرام ہے۔'' ۸:... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ایک تقریب کے حوالے سے یہ قصہ مذکور ہے کہ: ''فمرت عائشة فی البیت فراته یتغنی ویحرك راسهٔ طربًا وکان ذاشعر کثیر فقالت: اف شیطان، اخرجوه اخرجوه۔'' (الادب المفرد للبخاری:۱۲۴۷)'' پس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس گھر میں گزریں تو اس آدمی کو دیکھا کہ وہ گانا گا رہا ہے اور اپنے سر کو مستی کے ساتھ حرکت دے رہا ہے اور اس کے بڑے بڑے بال تھے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اُف! یہ شیطان ہے، اسے باہر نکالو، باہر نکالو۔'' آج بھی قوال اور گویئے بڑے بڑے بال رکھتے ہیں، ڈاڑھیاں منڈاتے ہیں، نشہ کے عادی ہوتے ہیں اور دوران قوالی اپنے سر مستی سے ہلاتے ہیں جو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرمان کے مطابق شیطان ہیں۔ ۹:... حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''إن الملائکة لاید خلون بیتاً فیه دف۔ ''(مصنف ابن ابی شیبہ:۲۶۹۹۳)'' فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔'' ۱۰:... حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''کان اصحاب عبد اللّٰه یستقبلون الجواری فی الازقة، معهن الدفوف فیشقونها۔ (مصنف ابن ابی شیبہ:۲۶۹۹۵)'' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کے شاگردوں کو (آتے جاتے ہوئے) راستوں میں (چھوٹی) بچیوں کا سامنا ہوتا تھا،

جن کے ساتھ دفیں (طبلے وڈھولکیاں) ہوا کرتی تھیں، تو وہ اُن کو پھاڑ دیا کرتے تھے۔‘‘ (تلک عشرۃ کاملۃ) فائدہ: ’’معازف‘‘ عربی زبان میں گانا گانے کے تمام آلات کو کہا جاتا ہے، جس میں ڈھول، بانسری وغیرہ سب داخل ہیں۔ ’’دف‘‘ اُسے کہا جاتا ہے جس کے صرف ایک طرف بجانے کی جگہ ہوتی ہے۔ ’’ڈھول‘‘ اُسے کہا جاتا ہے جو دونوں طرف سے بجایا جاتا ہے اور ’’کوبہ‘‘ طبلے کو کہتے ہیں۔ ملحوظ رہنا چاہئے کہ مندرجہ بالا احادیث میں صراحتاً گانا گانے کے آلات کا ذکر ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر خالی گانے بجانے کے آلات کو بھی استعمال کیا جائے اور اس کے ساتھ گانے والے کسی انسان کی آواز شامل نہ ہو، تب بھی یہ ناجائز وحرام ہے۔ نیز گانے بجانے کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ ،امام شافعی ،امام مالک ،امام احمد بن حنبل علیہم الرحمۃ والرضوان) کا اجماع ہے۔ دف سے متعلق ایک اشکال اور اس کا حل بعض روایات میں نکاح کے موقع پر دف کے ذریعے سے اعلان کی اجازت ملتی ہے، تو بعض لوگوں کو اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ دف بجانا صحیح ہے، مگر یادرہے کہ گانا گانے کے آلات کے ناجائز ہونے، ڈھول اور دف کے گانا گانے کے آلات میں داخل ہونے اور خود دف کے ناجائز ہونے پر احادیث وروایات موجود ہیں، جو ہم نے نقل کر دی ہیں۔ جائز وناجائز میں تعارض ہونے کی صورت میں ناجائز کو ترجیح ہوا کرتی ہے۔ دصوسرے دف کے جائز ہونے کے سلسلہ میں بعض روایات ضعیف بھی ہیں۔ آخری درجے میں اگر دف کا جائز ہونا بھی تسلیم کرلیا جائے تو وہ بھی کئی شرائط کے ساتھ مقید تھا، مثلاً: ایک شرط یہ تھی کہ دف سادہ ہو، اس کے ساتھ گھنگھرو اور گانا بجانے کا کوئی دوسرا آلہ استعمال نہ ہو (جیسا کہ پہلے زمانے میں سادہ دفیں ہوا کرتی تھیں اور آج کل معاملہ اس کے برعکس ہے) دوسری شرط یہ تھی کہ دف بجانے کا انداز سادہ ہو، یعنی اس میں کوئی خاص طرز اور دھن نہ لگائی جائے (جیسا کہ عشاق لوگ خاص طرز اور دھن کے ساتھ بجاتے ہیں) بلکہ بغیر کسی طرز اور لے کے اس کو چند مرتبہ بجالیا جائے، جس کو پیٹنا اور مارنا کہا جاتا ہے۔ تیسری یہ کہ اس کا نکاح وغیرہ کے موقع پر جائز ہونا بھی خواتین کے ساتھ مخصوص تھا اور اس سے مقصود بھی (نکاح وغیرہ کا) اعلان تھا، نہ کہ بذات خود اس کی آواز کا سننا، سنانا یا لطف اندوز ہونا۔ آج کل پہلے زمانے کے مقابلے میں اعلان وشہرت کے دوسرے بے شمار جائز ذرائع موجود ہیں، اس لئے اس دف کی بھی چنداں ضرورت نہیں۔ جہاں اس سے مقصود اعلان تھا، وہاں یہ بھی ضروری تھا کہ جتنی مقدار سے اعلان ہوجائے، اس پر اکتفاء کیا جائے، نہ یہ کہ نکاح وغیرہ کے اعلان وعنوان سے گھنٹوں تک دف اور ڈھول بجایا جائے۔ چوتھی شرط یہ تھی کہ اس کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر (حمد ونعت وغیرہ) شامل نہ ہو۔ ایک اہم شرط یہ بھی تھی کہ یہ کسی ناجائز چیز کا ذریعہ نہ بنے۔ آج کل چونکہ گانا گانے کا استعمال اور جہالت عام ہے، مذکورہ بالا شرائط کی رعایت بھی عام طور پر نہیں ہے، اس لئے موجودہ حالات میں محققین نے اس کو مطلقاً ممنوع قرار دے دیا ہے، کیونکہ

جب کسی مباح وجائز بلکہ مستحب عمل میں بھی مفاسد پیدا ہوجائیں،تو وہ عمل جائز ومستحب سے نکل کرناجائز زمرے میں داخل ہوجاتا ہے۔(اسلام اور موسیقی،ص:۲۱۵) بہرحال موسیقی اور گانا گانے کے آلات کا استعمال ویسے ہی گناہ ہےاور جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ذکرونعت کے وقت اس طرح کے آلات کو استعمال کرنا اور بھی سنگین گناہ ہے۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر اور جہانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہےاور میرے رب نے مجھے حکم دیا کہ گانے بجانے کے آلات کو اور بتوں کو اور صلیب کو (جسے عیسائی پوجتے ہیں) اور جہالت کے کاموں کو مٹادوں۔''(مشکوۃ المصابیح:۳۱۸)درمختار میں ہے۔ قلت ، وفی البزازية : استماع صوت الملاہی کضرب قصب و نحوه حرام لقوله عليه الصلاة والسلام : استماع صوت الملاہی معصية والجلوس عليها فسق والتلذذبها كفر أى بالنعمة (در مختار مع ردالمحتار ج ۹/ ۵۰٤/دار عالم کتب الریاض) میں کہونگا کہ بزازیہ میں ہے کہ: گانے بجانے کے آلات کی آواز سننا ایسا ہی حرام ہے جیسے بانسری یا اس مثل باجے کی آوازسننا حرام ہے ، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: گانے بجانے کے آلات کی آواز سننا معصیت ہےاور اس کا جلوس کرنا فسق ہےاور اس سے لطف اندوز ہونا کفر یعنی کفران نعمت ہے۔اسی میں سراجیہ کے حوالے سے ہے۔ ان الملاہی كلها حرام(درمختار مع ردالمحتار ج ۶/۳۴۸) یعنی گانے بجانے کے تمام آلات حرام ہیں۔البحر الرائق میں ہے۔(قوله : أو يغنى للناس) لأنه يجمع الناس على ارتكاب كبيرة كذا فى الهداية ظاهره ان الغناء كبيرة (البحر الرائق ج۷/۱۴۸/دارالکتب العلمیۃ،لبنان)اس کا قول کہ وہ لوگوں کے لئے گانا گاتا ہے،تو وہ لوگوں کو گناہ کبیرہ کے ارتکاب پر اکٹھا کرتا ہے،اور ایسا ہی ھدایہ میں ہےاس کا ظاہر یہ ہے کہ گانا گانا گناہ کبیرہ ہے۔فتح القدیر میں ہے۔ ولذا علله فى الكتاب بأنه يجمع الناس على ارتكاب كبيرة ، وفى النهاية : أن الغناء فى حقهن مطلقا حرام لرفع صوته وهو حرام (فتح القدیر ج۷/۳۸۱/دارالکتب العلمیہ ، بیروت لبنان)اور اسی لئے اس کی علت کتاب میں کہ وہ لوگوں کو گناہ کبیرہ کے ارتکاب پر جمع کرتا ہےاور نہایہ میں ہے کہ عورتوں کے حق میں غنا مطلقا حرام ہےاور ان کی آواز کا بلند ہونا وہ بھی حرام ہے۔درمختار میں ہے ۔و فى السراج : ودلت المسئلة أن الملاہی كلها حرام ويدخل عليهم بلا اذنهم لانكار المنكر ،قال ابن مسعود : صوت اللهو والغناء ينبت النفاق فى القلب كما ينبت الماء البنات ، قلت : و فى البزازية :استماع صوت الملاہی كضرب قصب و نحوه حرام ، لقوله عليه الصلواة

والسـلام : استـمـاع الـمـلاہـی معصية و الجلوس عليهم فسق والتلذذ بها كفر : أی بالنعمة فـصـرف الـجـوارح الـى غيـر مـا خـلـق لاجـلـه كفر بالنعمة لاشكر، فالواجب كل واجب ان يجتنب كی لايسمع لما روی : انه عليه الصلواة و السلام ادخل اصبعه فی اذنه عند سماعه : و اشـعـار العرب لو فيها ذكر الفسق تكره ، أو لتغليظ الذنب كما فی الاختيار أو لاستحلال كـمـا فـی النهاية(فائدة) (قوله : ودلت المسئلة الخ) لا ن محمدا اطلق اسم اللعب والغناء و هـو اللهو حرام بالنص ، قال عليه الصلواة والسلام : لهو المؤمن باطل الا فی ثلاث : تأديبه فـرسـه ، و فـی رواية : ملاعبته بفرسه و رميه عن قوسه و ملاعبته مع اہله : كفاية : وكذا قول الامـام : ابتليت دليل علی انه حرام اتقانی ، وفيه كلام لابن الكمال فيه فراجعه متأملا (قوله : و يـدخـل عـليهـم الخ) لأنهم اسقطوا حرمتهم بفعلهم المنكر فجاز هتكها كما للشهود ان يـنـظـروا الی عورة الزانی حيث هتك حرمة نفسه و تمامه فی المنح (قوله : قال ابن مسعود الـخ) رواه فـی السـنـن مـرفوعا الی النبی صلی الله تعالی عليه وسلم بلفظ : ان الغناء ينبت النفاق فی القلب : كما فی غاية البيان و قيل : ان تغنی ليستفيد نظم القوافی ويصير فصيح اللسان لا باس به، وقيل : انتغنی وحده لنفسه لدفع الوحشة لا باس به و به أخذ السر خسيو و ذكـر شيـخ الاسلام ان كل ذلك مكروه عندعلمائنا ، و احتج بقوله تعالی : و من الناس من يشتری لهو الحديث: (لقمان / ٦) الآية جاء فی التفسير : ان المراد الغناء و حمل ما وقع من الـصـحـابة عـلی انشاء الشعرالمباح الذی فيه الحكم والمواعظ ، فان لفظ الغناء كما يطلق عـلـی الـمعروف يطلق علی غيره كما فی الحديث : من لم يتغن با لقرآن فليس منا : وتمامه فـی النهاية وغيرها (تنبيه) عرف القهستانی الغناء :- انه ترديد الصوت بالألحان فی الشعر مـع انـضـمـام التصفيق المناسب لها ، قال : فان فقد قيد من هذه الثلاثة لم يتحقق الغناء :- قـال فـی الـدر المنتقی : و قد تعقب بأن تعريفه هكذا لم يعرف فی كتبنا ، فتدبر :- أقول : وفی شهـادات فتح القدير بعد كلام عرفنا من هذا : ان التغنی المحرم ما كان فی اللفظ مالا يحل كصفة الذكور والمرأة المعنية الحية ووصف الخمر المهيج اليها و الحانات والهجاء لمسلم أو ذمی اذا اراد المتكلم هجاء ه لا اذا اراد انشاده للاستشهاد به أو ليعلم فصاحته و بلاغته :

و كـان فيـه وصف امـرأة ليست كذلك أو الزهريات المتضمنة وصف الرياحين و الأزهار و الـمياه فلا وجـه لـمـنـعـه على هذا ، نعم اذا قيل ذلك على الملاهى امتنع وان كان مواعظ و حكما للألات نفسها لا لذ لك التغنى ؛ ملخصا و تمامه فيه فراجعه : و فى الملتقى : عن النبى صـلـى الـلـه تـعـالـى عـليـه وسـلـم أنه كره رفع الصوت عند قرأة القرآن والجنازة والزعف والتـذكيـر ، فـمـا ظـنك بـه عـنـد الغناء الذى يسمونه وجدا ومحبة فانه مكروه لا اصل له فى الـديـن ، قـال الشـارح : زاد فـى الـجوهرة : وما يفعله متصوفة زماننا حرام لا يجوز القصد والـجلوس اليه ومن قبلهم لـم يفعل كذالك ، وما نقل أنه عليه الصلواة والسلام سمع الشعر لـم يـدل اباحـة الـغـنـاء ، ويـجـوز حـمـله على الشعر المباح المشتمل على الحكمة والوعظ وحديث تواجد ه عليه الصلواة والسلام لم يصح ، و كان النصر أباذى يسمع بعوتب فقال : انـه خيـر من الغيبة ، فقيل له : هيهات بل زلة السماع شر من كذا وكذا سنة يغتاب الناس ، وقال السرى:شـرط الـواجـدفى غيبته أن يبلغ الى حد لو ضرب وجهه بالسيف لا يشعر فيه بـوجـع : قـلـت : و فـى التتـار خـانية عن العيون : ان كان السماع سماع القرآن و الموعظة يـجـوز ، وان كـان سـمـاع غـنـاء فهو حرام باجماع العلماء ومن اباحه من الصوفية ، فلمن تـخـلـى عـن الـلـهـو ، وتـحـلـى بـالتقوى ، واحتاج الى ذلك احتياج المريض الى الدواء ، وله شرائط ستة : أن لا يكون فيهم امرد ، وان تكون جماعتهم من جنسهم ، وأن تكون نية القول الاخـلاص لا أخـذ الأجـر و الـطـعـام و أن لا يـجتمعوا لأجل طعام أو فتوح ، و أن لا يقوموا الا مغلوبين وأن لا يظهروا وجدا الا صادقين ـ والحاصل : أنه لا رخصة فى السماع فى زماننا : لأن الـجنيد ـ رحمه الله ـ تعالى ـ تاب عن السماع فى زمانه : وانظر ما فى الفتاوى الخيرية (قـولـه : يـنبـت الـنفاق) أى العملى (قوله : كضرب قصب) الذى رأيته فى البزازية : قضيب بـالـضـاد الـمـعـجـمةو الـمثناة بعد ها (قوله : فسق) أى خروج عن الطاعة ولا يخفى أن فى الـجـلـوس عـليها استماعا لها والاستماع معصية فهما معصيتان (قوله : فصرف الجوارح الـخ) ساقه تعليلا لبيان صحة اطلاق الكفر على كفران النعمة (قوله : فالواجب) تفريع على قـولـه : استـمـاع الـمـلاهى مـعصية (قوله : أدخل اصبعه فى أذنه) الذى رأيته فى البزازية :

والمنح بالتثنية (قوله : تكره) أى تكره قرأتها فكيف التغنى بها ، قال فى التتار خانية : قرأة الأشعار ان لم يكن فيها ذكر الفسق والغلام و نحوه لاتكره ، و فى الظهيرية : قيل معنى الكراهة فى الشعر أن يشغل الانسان عن الذكر والقرأة والا فلا بأس به۔وقال فى تبيين المحارم : واعلم أن ما كان حراما من الشعر ما فيه فحش أو هجو مسلم أو كذب على الله تعالى أو رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم أو على الصحابة أو تزكية النفس أو الكذب أو التفاخر المذموم ، أو القدح فى الأنساب ، وكذا ما فيه وصف أمرد أو امرأة بعينها اذا كانا حيين ، فانه لا يجوز وصف امرأة معينة حية ولا وصف أمرد معين حى حسن الوجه بين يدى الرجال ولا فى نفسه ، وأما وصف الميتة أو غير المعينة فلا بأس وكذا الحكم فى الأمرد ولا وصف الخمر المهيج اليها و الديريات والحانات والهجاء ولو لذمى كذا فى ابن الهمام و الزيلعى : وأما وصف الخدود والأصداغ و حسن القد والقامة و سائر اوصاف النساء والمرد قال بعضهم : فيه نظر : و قال فى المعارف : لا يليق بأهل الديانات ، وينبغى لا يجوز انشاده عند من غلب عليه الهوى و الشهوة لأنه يهيجه على اجالة فكره فيمن لا يحل ، وما كان سسبا لمحظور فهو محظور ۔ أقول : قدمنا أن انشاده للاستشهادلا يضر و مثله فيما يظهر انشاده أو عمله لتشبيهات بليغة و استعارات بديعة (قوله : أو لتغليط الذنب) عطف على قوله : أى بالنعمة يعنى انما أطلق عليه لفظ الكفر تغليظا(الدر المختار و حاشية ابن عابدين (رد المحتارج ٣٤٨/٦) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی ’’ما ثبت بالسنۃ‘‘ میں فرماتے ہیں: من البدع الشنيعة ما تعارف الناس فى اكثر بلاد الهند من اجتماعهم للهو و اللعب با لنار، و احراق الكبريت،مختصرا :(فتاوی رضویہ،ج۲۳/۵۰۲تا۸۰۲/ رضافاؤنڈیشن،لاھور) بری بدعات میں سے یہ اعمال ہیں جو ہندوستان کے زیادہ تر شہروں میں متعارف اور رائج ہیں جیسے آگ کے ساتھ کھیلنا اور تماشہ کرنے کے لئے جمع ہونا، گندھک جلانا وغیرہ۔اسی طرح یہ گانے بجانے کہ ان بلاد میں معمول و رائج ہیں، بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں۔فتاوی رضویہ میں ہے۔محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ سے سوال ہوا کہ زید کہتا ہے کہ قوالی مع آلات مزامیر کے جائز ہے اور کہتا ہے کہ مزامیران باجوں کو کہتے ہیں جو منہ سے بجائے جاتے ہیں، ڈھولک، ستار، طبلہ، مجیرے، ہارمونیم، سارنگی ،مزامیر میں داخل نہیں، بلکہ ان کا اور دف کا ایک حکم ہے۔اس کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی رضی

اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: زید کا قول باطل ومردود ہے، حدیث صحیح بخاری شریف میں مزامیر کا لفظ نہیں بلکہ معازف ہے جو سب باجوں کو شامل ہے (فتاوی رضویہ ج ۲۴/ ۱۴۰/رضا فاؤنڈیشن لاہور) فتاوی رضویہ میں ہے۔ محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ سے سوال ہوا کہ: میلاد شریف قوالی کی طرح پڑھنا کیسا ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: قوالی کی طرح سے پڑھنے سے اگر یہ مراد ہے کہ ڈھول، ستار کے ساتھ، جب تو حرام اور سخت حرام ہے، اور اگر صرف خوش الحانی مراد ہے، تو کوئی امر مورث فتنہ نہ ہو تو جائز بلکہ محمود ہے، اور اگر بے مزامیر گانے کے طور پر راگنی کی رعایت سے ہو تو ناپسند ہے کہ یہ امر ذکر شریف کے مناسب نہیں (فتاوی رضویہ ج ۲۳/ ۹۸/رضا فاؤنڈیشن لاھور) فتاوی رضویہ میں ہے۔ مروجہ ڈھول کو جائز کہنے والے شریعت پر جھوٹ باندھنے والے ہیں، ان سے کہا جائے کہ اگر تم سچے ہو تو دکھاؤ شریعت میں اسے کہاں جائز بتایا گیا ہے؟ ان سب پر اس افتراء سے توبہ کرنا فرض ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے۔ اپنی تقریبوں میں ڈھول جس طرح فساق میں رائج ہے بجوانا، ناچ کرانا، حرام ہے۔ اسلام کا دم بھرنے والوں کا یہ حال ہے کہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کو مٹانے کے لئے تشریف لائے، انہیں چیزوں کو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نعت سننے میں استعمال کرتے ہیں، پھر اوپر سے ثواب کی امید بھی کرتے ہیں۔ نفس وشیطان نے ایسا مزاج بنا دیا کہ قرآن وحدیث کا قانون بتانے والوں کی بات ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ رات بھر ہارمونیم اور سارنگی پر اشعار سنتے ہیں اور ساری رات اس کام میں مشغول رہتے ہو جس کے مٹانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے حب نبوی علیہ التحیۃ والثنا کے نام پر وہی شیطانی کام کر رہے ہیں حیرت ہے ڈی جے کی آواز نقصان پہنچانے والی ہے رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس ولادت میں اسے بجا کر لوگوں کو تکلیف دینے کا کام کر رہے ہیں جب کہ اسلام میں نقصان اٹھانا اور نقصان پہنچانا دونوں حرام کام ہے ڈی جے سے میوزک ہی کی آواز نکلتی ہے میوزک کا سننا بھی حرام ہے اسے سن کر ناچتے بھی ہیں اسلام میں ناچنا بھی حرام ہے اور وہ بھی جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو ایک مقدس جلوس ہے آخر تمہاری غیرت ایمانی کو کیا ہو گیا جب تم ہی ناموس رسالت کی دھجیاں اڑاؤ گے تو پھر تم اسلام کیا بچاؤ گے ذرا سوچو اور خوب سوچو اور جو تمہیں ایسے شیطانی کام کیلئے اکساتے ہیں ذرا دیکھو وہ کون لوگ ہیں کہیں وہ دشمن رسول تو نہیں، دشمن اسلام تو نہیں وہ تمہارے اس مقدس جلوس کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش تو نہیں کر رہے ہیں اور اس کے ذریعے تمہارے ایمان کو لوٹنے کی سازش تو نہیں رچ رہے ہیں غور کرو اور خوب غور کرو! ڈی جے بجانا، ناچنا، اور کھیل تماشے کرنا یہ اسلامی ثقافت کا حصہ نہیں آخر کیوں اسلام کی گردن پر چھری چلا رہے ہو کیوں اسلام کے پہلو میں خنجر چبھو رہے ہو تمہیں تو ان لوگوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہیے جو اسلامی ثقافت کو مٹانے اور تمہارے وجود ختم کر دینا چاہتے ہیں تمہاری پہچان تم

سے چھین لینا چاہتے ہیں مگر تم وہی کر رہے ہو جو تمہارا دشمن، اسلام کا دشمن چاہ رہا ہے یاد رکھیں جو لوگ ایسا کر رہے ہیں اور جو لوگ ڈی جے کی حمایت کر رہے ہیں جو لوگ ڈی جے کے لئے پیسہ دے رہے ہیں اگر نادانی کے باعث کر رہے ہیں تو وہ توبہ کریں اور ایسی حرکتوں سے باز آجائیں کیوں کہ یہ جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو ہمارے ایمان وعشق کا حصہ ہے ہماری ثقافت وتہذیب کی ایک پہچان ہے اس کو بدنام کرنا اسلامی ثقافت کو مٹانے کے مترادف ہے اور جو قصدا کر رہے ہیں وہ اسلام کے دوست نہیں ہو سکتے کل ڈی جے مساجد میں بجانے کی کوشش کریں گے عیدگاہ میں بجائیں گے مذہبی پروگرام میں بجائیں گے اور اسلام کی صورت اور اس کی خوبصورتی کو بگاڑ کر رکھ دیں گے اس لئے اس ڈی جے کو جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں لانے سے ہر صورت میں روکا جائے نہ اس کی حمایت کی جائے نہ اس میں پیسہ دیا جائے اور نہ ہی لانے اجازت دی جائے ورنہ سب گنہگار ہونگے اور سب پر توبہ لازم ہوگا اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ بھی ہے رب قدیر بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ناپاک عمل سے پاک رکھنے اور اسلامی تہذیب وتمدن اور ثقافت کو بچائے رکھنے کی توفیق بخشے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم:۔

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی خلیفئه حضور تاج الشریعه و محدث کبیر وخادم فخر ازهر دار الافتاء والقضاء و سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفے هاسپیٹ،وڈو، کمپلی، گنتکل آندھراپردیش و مدرس و شیخ الحدیث حضرت خدیجة الکبری جامعة البنات سنتے پیٹ بلائی روڈ هاسن و ناظم نشرو اشاعت آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ، و صدر مرکزی اداره دار العلوم جامعه رضویه ﴿رجسٹرڈ﴾ هاسپیٹ وجے نگر کرناٹک الهند:--

KHIDMAT E DEEN WHATSAPP GROUP KE NAAM SE EK GROUP KA WAJOOD E AMAL ME AAYA HAI JISME ASRI ULOOM KE SATH SATH DEEN O MILLAT KA DARD RAKHNE WALE KUCH NOUJAWANAN E AHLE SUNNAT SHAMIL HAIN JINHONE DEENI ISHAAT O TARWEEZ KA BEDA UTHAYA HAI AUR ISKE ZARIYE DOOSRE PADHE LIKHE NOUJAWAN TABKE KO BAIDAR KARNE KI NIYYAT BHI RAKHTE HAIN AUR EK TAREEKH SAAZ KARHAYE NUMAYA ANJAAM DENA CHAHTE HAIN TAAKE AANE WALI NASLEIN UNHE YAAD RAKHEIN YEH HAZRAAT APNA APNA PAISA LAGA KAR KITAB CHAPWANE AUR USE AWAAM ME TAQSEEM KARNE KA AHSAN O AJMAL IRADA AUR AZM E MUSAMMUM LE KAR MAIDAN ME UTRE HAIN BILA SHAK O SHUBA YEH EK AZEEM BUNYADI DEENI KAAM HAI JIS KI JITNI TAREEF KI JAAYE KAM HAI RABB E QADEER BA TUFAIL NABI E KAREEM SALALLAHU ALAIHI WASALLAM UNKE GULSHAN E HAYAT KO KHOOB KHOOB SAIRYAABI AATA FARMAYE MAZEED TARAKIYYAN DE AUR SEHAT O TANDROOSTI KE SATH HAYAT KE HAR SHOBE KO MARG ZAAR O LALAZAAR BANADE DARAIYEEN KI SADATOON SE ZINDAGI KO IBARAAT KARDE AUR INN LOGON KI DEENI KHIDMAT KO QUBOOLIYAT KA DARJA AATA FARMA KAR UNHE DAAYIMI FALAAH SE HIMKINAR KAR DE AUR JIN NIYYTAON SE APNA SARMAYA LAGA RAHE HAIN WOH MURAAD POORI FARMA DE KHANA AUR AHLE KHANA KO AMAN O SUKOON CHAIN O IQRAR AUR APSI MAIL O MUHABBAT KI NOORANIYAT SE MAMOOR FARMADE.

NOTE :- NOUJAWAN E AHLE SUNNAT SE GUZARISH HAI KE KASEER SE KASEER TADAD ME ISS GROUP ME SHIRKAT FARMA KAR USS MISSION KO TAQWIYAT BAKSHE. AMEEN BIJAHI SAYYID UL MURSALEEN SALALLAHU ALAIHI WASALLAM.

KHALIFA E HUZOOR TAAJUSHSHARIAH WA HUZOOR MUHADDIS E KABEER MUFTI E AAZAM KARNATAK HUZOOR ALMAS E MILLAT HAZRAT ALLAMA WA MOULANA

MUHAMMAD MAQSOOD AALAM FARHAT ZIYAYI

SARPARST AALA JAMAT RAZA E MUSTAFA HOSPET
(KARNATAK, INDIA)